اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کا حق عبادت۔شرعی جائزہ

*محمد منشاء طیب

**ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری

Islamic society, based on justice and peace, gives the basic rights to each community. In an Islamic state, non-Muslims have the rights of the adoration according to their religion. They can perform their religious customs in their towns as they wish. The Muslim statesman has the authority to give non-Muslims their religious liberty under the need of circumstances. On this matter, the Muslim jurists have two different views; one is in their favor and the other is against. This article is an attempt to analyze these both views and signify the correct one.

اسلام امن وآشتی اور صلح وصفائی کا دین ہے۔اس کا مقصود ومنتہا دنیا میں عدل وانصاف اور امن وامان کا قیام ہے۔چنانچہ اسلام کی ہدایات اس باب میں بالکل واضح ہیں کہ دنیا میں ہر شخص کو اپنے عقیدہ ومذہب کی آزادی حاصل ہے۔جسے اس دنیا میں سلب نہیں کیا جاسکتا۔البتہ دنیا میں قیام امن کے لیے ناگزیر ہے کہ کائنات میں الٰہی قانون ہی کی عملداری ہو۔لہذا اجتماعی نظم اور اقتدار ریاست تو ان لوگوں کے حوالے نہیں کیا جاسکتا جو خدا کے قانون کو تسلیم نہیں کرتے مگر اپنی نجی وانفرادی زندگی میں انھیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ جو چاہیں اعتقاد رکھیں اور جس طریقے سے چاہیں اپنے مراسم عبودیت ادا کریں۔اسلامی ریاست بھی اس حق پر قدغن عائد نہیں کرتی۔چنانچہ قانونِ شریعت انھیں یہ حق دیتا ہے کہ وہ اسلامی ریاست میں رہتے ہوئے بھی اپنا یہ حق استعمال کرنے میں آزاد ہیں۔نبی رحمتؐ نے غیر مسلم عوام کے حقوق کے سلسلے میں بڑی واضح تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔آپ نے اس وقت غیر مسلموں کے حقوق کی تلقین فرمائی جب پوری دنیا آمریت، ملوکیت اور شہنشائیت کی گرفت اور پنجۂ استبداد میں سسک رہی تھی۔اس وقت اقلیتوں کے حقوق کا شعور دینا اسلام کا ایک بہت بڑا انقلابی قدم تھا۔تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی اقسام

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق کی تفصیلی بحث سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کی اقسام ذکر کردی جائیں، تاکہ وضاحت کے ساتھ قانون اسلامی کی جزئیات پر روشنی پڑ سکے۔

فقہ اسلامی کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کے اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں کی تین اقسام ہیں۔

(i) معاہدین:

ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بغیر لڑائی کے محض مسلمانوں کے اقتدار سے مرعوب ہوکر یا اسلام کی اخلاقی وسیاسی برتری کو تسلیم کرتے ہوئے یا اپنے مفادات اور مصالح کو پیش نظر رکھ کر اپنے آپ کو اسلامی ریاست کی ماتحتی میں دے دیں۔

(ii) مفتوحین:

امام ابن القیمؒ نے ان کے لیے ''اہل العنوۃ'' کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے، ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسلامی حکومت کے خلاف جنگ کی ہو اور اسلامی فوج سے شکست کھانے کے بعد اسلامی حکومت کی اطاعت پر مجبور ہوئے ہوں۔

(iii) مستأمنین:

مستأمنین اس غیر مسلم رعایا کو کہتے ہیں جو نہ تو جنگ کے ذریعے اور نہ ہی صلح یا معاہدہ کے ذریعے اسلامی حکومت کی رعایا میں شامل ہوئے ہوں، بلکہ کسی اور صورت میں اسلامی ریاست کے زیرنگین آئے ہوں، مثلاً تجارتی مقاصد کے لیے آئے ہوں یا ہجرت کرکے آئے ہوں اور وہیں آباد ہوگئے ہوں۔

تینوں اقسام کے غیر مسلموں کے لیے فقہائے اسلام نے ایک عمومی اصطلاح ''اہل الذمہ'' استعمال کی ہے اور یہ تینوں گروہ اگرچہ اسلامی قانون کے عطا کردہ حقوق میں یکساں شریک ہیں، لیکن ان گروہوں کے احکام میں تھوڑا سا فرق ہے، اس لیے اہل الذمہ کے حق عبادت کے احکام کے بیان سے قبل مختصراً اس فرق کو بیان کیا جاتا ہے۔

معاہدین اور مستأمنین کے حقوق

اسلامی ریاست میں بسنے والے اس گروہ کے حقوق کی بنیاد صرف اسلامی حکومت کے اعلان پر نہیں ہوتی، بلکہ اس معاہدہ پر ہوتی ہے جو ان کے اور اسلامی حکومت کے درمیان طے پاتا ہے، ان کے حقوق کا

فیصلہ تنہا اسلامی حکومت نہیں کرتی، بلکہ وہ معاہدہ کرتا ہے جو ان کے اور مملکت اسلامیہ کے مابین طے پاتا ہے۔اس معاہدہ میں جو ذمہ داریاں وہ اٹھالیں وہ ان ذمہ داریوں کے پابند ہوں گے،اور جو ذمہ داریاں اسلامی حکومت اٹھائے وہ اس کی ذمہ دار ہوگی۔ان کے ساتھ تمام معاملات اس معاہدے اور شرائط صلح کے تابع ہوں گے جو باہم طے پاجائیں۔

مفتوحین کے حقوق

یہ لوگ اسلامی حکومت کی مفتوح رعایا ہوتے ہیں،یعنی جنھوں نے اسلامی حکومت کے خلاف جنگ کی اور پھر تلوار سے شکست کھا کر اسلامی حکومت کی اطاعت پر مجبور ہوئے، یہ لوگ جب اسلامی قلمرو میں داخل ہوتے ہیں تو ان کو چند خاص حقوق دیے جاتے ہیں اور ان کے حقوق کو اسلام نے بذریعہ قانون محفوظ کردیا ہے جو شریعت اسلامیہ کا جزو ہے اور ایک اسلامی حکومت پر ان حقوق کی ادائیگی اور حفاظت اسی طرح واجب ہے جس طرح شریعت کے دوسرے واجبات اور احکام کی حفاظت ضروری ہے۔

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو وہ تمام تر حقوق حاصل ہیں جن پر انسانی حقوق کا اطلاق ہوتا ہے۔ مال و جان اور عزت و آبرو کے تحفظ سے لے کر عقیدہ و مذہب کی آزادی تک، ہر پہلو سے ان کے حقوق کی پاسداری کا اہتمام جس قدر اسلامی ریاست میں کیا گیا ہے دیگر ریاستوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔اسلامی ریاست حسن معاملات اور رواداری پر مبنی ریاست ہے،وہ اپنے غیر مسلم شہریوں کو جس طرح جانی اور مالی تحفظ فراہم کرتی ہے اسی طرح انہیں مذہبی آزادی بھی فراہم کرتی ہے،جس طرح ان کے عبادت خانوں کو تحفظ دیا گیا ہے،اسی طرح ان کو عبادت کے سلسلے میں بھی آزادی حاصل ہے۔اہل ذمہ اپنے عقائد کے مطابق اپنے عبادت خانوں میں اپنی مذہبی رسومات آزادی سے ادا کرسکتے ہیں اور آزادی سے اپنے شعائر کا اظہار کرسکتے ہیں۔زیر نظر مضمون میں مقالہ نگاران نے اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی عبادات سے متعلقہ تعلیمات شریعت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔اس سلسلے میں مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں مذہبی شعائر کے اظہار سے متعلقہ تعلیمات کی وضاحت کی کوشش کی گئی ہے۔ جبکہ دوسرے حصہ میں مذہبی اصوات کے اظہار پر جواز اور عدم جواز کے موقف کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ بحث ان ممالک سے متعلق ہے جو مسلمانوں نے بزور شمشیر فتح کیے ہوں اور ان علاقوں کو غیر مسلموں کے پاس ہی رہنے دیا گیا ہو۔وہ علاقے جن کے باسیوں سے صلح ہوئی ہو تو ان سے معاملہ صلح کی شرائط کے مطابق ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

عن عكرمة قال: قيل لابن عباس: اللعجم أن يحدثوا في أمصار المسلمين بناء أو بيعة؟ فقال: أيما مصر مصرته العجم يفتحه الله على العرب ونزلوا (يعني على حكمهم) فللعجم ما في عهدهم وللعجم على العرب أن يوفوا بعهدهم ولا يكلفوهم فوق طاقتهم. ۱

حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا عجمی لوگ مسلمانوں کے شہر میں کوئی عبادت خانہ تعمیر کر سکتے ہیں تو انہوں نے فرمایا وہ شہر جسے عجمیوں نے بسایا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے عربوں (مسلمانوں) کے ہاتھوں فتح کرادیا ہو اور وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگئی ہو تو عجمیوں کے ساتھ ان کے معاہدے کے مطابق سلوک کیا جائے گا اور عربوں پر یہ لازم ہے کہ وہ عہد کو پورا کریں اور کسی کی طاقت سے بڑھ کر اسے تکلیف نہ دیں۔

اسلامی ریاست میں غیر مسلم عوام کی مذہبی رسومات کی ادائیگی سے متعلق اس امر پر تو تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ غیر مسلم عوام اپنے کنیساؤں اور گرجا گھروں کی چار دیواری کے اندر تو آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی اعتقاد کے مطابق اپنی عبادات سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس امر پر تمام فقہائے اسلام کا اتفاق ہے۔

امام کاسانی رقم طراز ہیں:

ولو فعلوا ذلك في كنائسهم لا يتعرض لهم. ۲

اور اگر وہ اپنے گرجاؤں کے اندر یہ کام (عبادت) کریں تو ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔

اختلاف اس بات میں ہے کہ آیا اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہری گرجاؤں اور کنیسوں سے باہر بھی اپنے مذہبی شعائر کا اظہار کر سکتے ہیں؟۔

احناف کا موقف

اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ کا موقف یہ ہے کہ دیہات اور وہ علاقے جہاں مسلمان آباد نہ ہوں وہاں غیر مسلم اپنے مذہبی شعائر کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیکن عام اسلامی معاشرے میں اپنے عبادت خانوں سے باہر اپنے مذہبی شعائر کا اظہار نہیں کر سکتے، کیونکہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کی کمتری کا پہلو نکلتا ہے، امام کاسانی

رقمطراز ہیں:

ولا يمنعون من اظهار شئى مما ذكرنا من بيع الخمر والخنزير والصليب وضرب الناقوس فى قرية أو موضع ليس من امصار المسلمين ولو كان فيه عدد كثير من اهل الاسلام. ۳

اوران کے لیے ان چیزوں کی ممانعت نہیں ہے جو ہم نے بیان کی ہیں جیسے شراب کی خرید وفروخت، خنزیر کا گوشت، صلیب اور ناقوس بجانا وغیرہ کسی بستی میں یا ایسی جگہیں جن کا تعلق مسلمانوں کے شہروں سے نہیں ہے اگرچہ وہاں مسلمانوں کی کثیر تعداد آباد ہو۔

شوافع کا موقف

شوافع بھی اس مسئلہ میں احناف کے ہم مسلک ہیں، انہوں نے یہ اجازت دی ہے کہ غیر مسلم اس بستی میں اپنے مذہبی شعائر کا اظہار کر سکتے ہیں جس میں صرف غیر مسلم آباد ہوں۔ ۴

حنابلہ کا موقف

حنابلہ بغیر کسی تفصیل کے اسے ممنوع قرار دیتے ہیں۔

صاحب کشاف القناع لکھتے ہیں:

ويمنعون من اظهار منكر كنكاح المحارم..........واظهار عيد وصليب. ۵

انہیں حرام کاموں سے روکا جائے گا جیسے محارم سے نکاح،......اسی طرح عید اور صلیب کا اظہار وغیرہ۔

حنابلہ کے دلائل:

حنابلہ جن دلائل کی بنا پر اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے مذہبی شعائر کے اظہار کو ممنوع قرار دیتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

نبی اکرمؐ نے فرمایا:

((والذى نفسى بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطًا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية......)) ۶

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قریب ہے کہ ابن مریم تمہارے

درمیان عادل حاکم بن کر نازل ہوں وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔

اسی طرح صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث ہے:

((لم يكن يترک في بيته شيئا فيه تصاليب إلا نقضه)) ے

آپ جس گھر میں بھی صلیب وغیرہ دیکھتے اسے توڑ ڈالتے۔

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور میری گردن میں سونے کی صلیب تھی تو آپؐ نے فرمایا:

یاعدی! اطرح عنک هذا الوثن...... ۸

اے عدی! اس وثن کو اپنے سے اتار پھینکو۔

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

((ان الله بعثني رحمة للعالمين وهدى للعالمين وامرني ربي عزوجل بمحق المعازف والمزامير والأوثان والصليب)) ۹

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا اور اس نے مجھے آلات موسیقی، باطل معبود اور صلیب کو مٹا دینے کا حکم دیا ہے۔

شافعیہ کا استدلال

شافعیہ کے استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ اگر مفتوحہ علاقے کی زمین اہل ذمہ کے پاس ہی رہنے دی گئی ہو اور ان سے خراج وصول کیا جاتا ہو تو زمین ان کی ملکیت سمجھی جائے گی اور وہ اپنی ملکیت میں جس طرح چاہے آزادی سے عبادت کر سکتے ہیں۔

مشہور شافعی فقیہہ خطیب الشربینی مغنی المحتاج میں لکھتے ہیں:

......أو فتح صلحًا بشرط الارض لهم ويؤدون خراجها قررت كنائسهم لانها ملكهم ولهم الاحداث في الاصح. ۱۰

یا صلح اس شرط پر ہوئی ہو کہ زمین غیر مسلموں کی ملکیت رہے گی اور وہ اس کا خراج اسلامی مملکت کو ادا کریں گے اس صورت میں ان کے کلیسے برقرار رہیں گے کیونکہ وہ ان کی ملکیت ہیں اور انھیں نئے کلیسا تعمیر کرنے کی بھی اجازت ہوگی۔

مزید لکھتے ہیں:

وعلی الاول لایمنعون من اظہار شعائرھم کخمر وخنزیر واعیادھم کضرب ناقوس. ۱۱

اوراس پہلے قول کی رو سے انھیں اپنے شعار کے اظہار جیسے شراب، خنزیر، عید اور ناقوس بجانے سے منع نہیں کیا جائے گا۔

احناف کا استدلال

احناف کا مؤقف یہ ہے کہ اسلامی ریاست میں غیر اسلامی شعائر کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہاں اسلامی شعائر کا تفوق اوران کی بالادستی ہونی چاہیے، اس لیے بڑے شہروں میں تو غیر اسلامی شعائر کے اظہار پر پابندی ہوگی۔ البتہ دیہات وغیرہ جہاں ان کے اظہار میں اسلامی ریاست کی بالادستی میں کوئی فرق نہیں پڑتا وہاں صلیب وغیرہ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔۱۲

راجح مسلک

تینوں مسالک کے دلائل اور طرز استدلال کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے (اپنے عبادت خانوں سے باہر) اظہار شعائر کے معاملے کی بنیاد مصلحت عامہ ہے اور اہل ذمہ کو کھلے عام شعائر کے اظہار سے اس لیے روکا گیا ہے تا کہ فتنہ پیدا نہ ہو۔

مشہور عراقی عالم ڈاکٹر عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں:

والذی اراہ فی ھذہ المسألة، ان ذھاب الفقھاء الی القول بمنع الذمیین من اظھار شعائرھم الدینیة خارج کنائسھم فی امصار المسلمین مبناہ مراعاة المصلحة العامہ للدولة الاسلامیة آنذاک یحدث من اظھار شعائرھم فی امصار المسلمین شئی من الفتنة والاضطراب. ۱۳

اس مسئلہ میں میری رائے یہ ہے کہ فقہاء کا ذمیوں کو کنیساؤں سے باہر مسلمانوں کے شہروں میں شعائر دینی کے اظہار سے منع کرنا اسلامی مملکت کی مصلحت عامہ کی بنا پر ہے۔ تا آنکہ مسلمانوں کے شہروں میں سے فتنہ واضطراب پیدا نہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالکریم زیدان اس کے بعد اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

فليس المنع اذن منصب على ذات الشعائر الدينية وانما لامر آخر هو ما ذكرناه . ۱۴

اسی لیے فقہاء نے دیہات میں یا ان کے اپنے شہروں میں اہل ذمہ کو اپنے شعائر کے اظہار کی اجازت دی ہے اگر ان کو اپنے شعائر سے روکنا دینی فریضہ ہوتا تو اس کی ممانعت ہر جگہ پر ہوتی۔

ہماری رائے کی تائید درج ذیل دلائل سے ہوتی ہے کہ خلفائے راشدین نے اپنے ادوار میں متعدد غیر اسلامی ممالک کو فتح کرنے کے بعد ان کو صلیب وغیرہ کی نمائش کی اجازت دی ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل عانات کو امان نامہ عطا کیا تھا، جس کے الفاظ یہ ہیں:

ولهم أن يضربوا نواقيسهم في أي ساعة شاء وا من ليل او نهار إلا في اوقات الصلوٰة وأن يخرجوا الصلبان في ايام عيدهم. ۱۵

نماز کے اوقات کے علاوہ دن اور رات وہ جب چاہیں ناقوس بجا سکتے ہیں اور اپنے عہد کے ایام میں صلیب نکال سکتے ہیں۔

اسی طرح کا عہد نامہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل قرقیسیاء کو بھی عطا کیا تھا جس میں انہیں اپنے شعائر کے اظہار کی اجازت دی گئی تھی۔

قاضی ابو یوسف لکھتے ہیں:

ثم مضى حتى اتى بلاد قرقيسياء...... واعطاهم مثل ما اعطى اهل عانات أن لا يهدم بيعة ولا كنيسة وعلى أن يضربوا نواقيسهم إلا في أوقات الصلوٰة ويخرجوا صلبانهم في يوم عيدهم فاعطاهم ذلك. ۱۶

پھر کچھ عرصہ بعد وہ قرقیسیاء تشریف لائے...... اور اہل عانات کی طرح امان نامہ عطا کرتے ہوئے کہا کہ ان کے گرجا گھروں اور کلیساؤں کو نہ گرایا جائے، انہیں نماز کے اوقات کے علاوہ ناقوس بجانے اور عید کے ایام میں صلیب نکالنے سے نہ روکا جائے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ نے باشندگان بیت المقدس کو جابیہ مقام پر جو امان نامہ عطا فرمایا تھا اس میں بھی صلیب سے عدم تعرض کی یقین دہانی کروائی گئی ہے۔

یہ امان نامہ اللہ کے بندے امیر المومنین عمرؓ کی طرف سے باشندگان ایلیا کے لیے ہے کہ

ان کے اموال، جان، عبادت گاہیں، صلیب، مریض و توانا اور ہر ایک شے سے عدم تعرض کیا جائے

گا۔

چنانچہ ان معاہدات سے ثابت ہوتا ہے کہ حکمران وقت اگر مناسب سمجھے تو غیر مسلم اقلیتوں کو ان کے اکثریتی علاقوں میں مذہبی شعائر کے اظہار کی اجازت دی جاسکتی ہے، بشرطیکہ نقص امن کا اندیشہ اور فتنہ وفساد کا خوف نہ ہو بہر حال امام وقت مشورے سے کوئی بھی مناسب صورت اختیار کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم

مخصوص مذہبی اصوات کا حکم

ہر مذہب میں کچھ خاص آوازیں مخصوص امور کی انجام دہی کے لیے مختص کردی جاتی ہیں۔ مثلاً ناقوس یا بوق وغیرہ۔ اسلام نماز کے لیے مسلمانوں کو مسجد اکٹھا کرنے کی آواز اذان کی صورت میں ہے۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلم معابد کے لیے ایسی اصوات کے لیے کیا حد بندی ہے ذیل میں اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

حنابلہ اور مالکیہ کا موقف:

حنابلہ اور مالکیہ بغیر کسی تفصیل کے اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ مشہور حنبلی فقیہ ابن قدامہ المقدسی شروط فاسدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

واذا شرط فی عقد الذمة شرطًا فاسدًا مثل أن يشترط ان لا جزية عليهم او إظهار المنكر. ۲۲

جب ذمی شرط فاسد لگائے جیسے جزیہ کی عدم ادائیگی اور منکرات کا اظہار تو یہ باطل ہے۔

اسی طرح مالکی فقیہ صاحب منح الجلیل لکھتے ہیں:

واما لو اظهروه فی بيوتهم وعلمناه برفع اصواتهم أو برؤيتهم من دارنا المقابلة لهم فلا. ۲۳

اگر وہ اپنے گھروں میں یہ کام کریں اور ہمیں ان کی بلند آواز کا علم ہو یا ہمارے سامنے والے گھروں میں نظر آئیں تو انھیں اجازت نہیں ہے۔

(ii) احناف اور شافعیہ کا موقف:

احناف اور شافعیہ نے یہاں بھی صلیب کے اظہار کی طرح دیہات اور شہروں اور امصار المسلمین اور امصار غیر المسلمین کے فرق کو ملحوظ رکھا ہے۔

شافعی فقیہ سلیمان بن محمد البجیرمی لکھتے ہیں:

ولزمنا منعهم اظهار منكر بيننا كإسماعهم إيانا قولهم "الله ثالث ثلاثة" واعتقادهم في عزير والمسيح صلى الله عليه وسلم واظهار خمر وخنزير وناقوس وعيد لما فيه من اظهار شعائر الكفر بخلاف ما إذا اظهروها فيما بينهم كأن الفردوا في قرية۔ ۲۴

غیر مسلم اقلیتوں کو منکرات کے اظہار سے روکنا ہم پر فرض ہے جیسے انکا یہ قول ''اللہ ثالث ثلاثہ'' عزیز اور مسیح کے متعلق ان کے اعتقادات، شراب اور خنزیر کا کھلے عام استعمال۔ ناقوس اور عید کے ایام یعنی جن سے کفر کے شعائر کا اظہار ہو اگر وہ کسی بستی میں صرف وہی آباد ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح امام کاسانی لکھتے ہیں:

ولا يمنعون من اظهار شئى فيما ذكرنا من بيع الخمر والخنزير والصليب وضرب الناقوس في قرية أو موضع ليس من امصار المسلمين ولو كان فيه عدد كثير من اهل الاسلام. ۲۵

انہیں کسی بستی یا ایسی جگہ جس کا تعلق مسلمانوں کے شہروں سے نہ ہو شراب کی خرید و فروخت، خنزیر کا گوشت کھانے، صلیب کے اظہار اور ناقوس بجانے سے نہیں روکا جائے گا اگر چہ وہاں مسلمانوں کی کثیر تعداد ہو۔

راجح قول

اظہار شعائر کی طرح اظہار اصوات کا معاملہ بھی مصلحت عامہ پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ امامِ وقت مسلمانوں کے حق میں جو فیصلہ بہتر سمجھے وہ کر سکتا ہے۔

خلاصہ بحث

زیر نظر بحث میں اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حق عبادت سے متعلقہ فقہی احکامات کا جائزہ لیا گیا ہے اور فقہاء کی آراء کو بیان کرتے ہوئے راجح موقف کی نشاندہی کی کوشش کی گئی ہے۔ فقہائے کرام اس مسئلہ میں بنیادی طور پر دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ فقہاء کا ایک گروہ اس موقف کا حامل ہے کہ اسلامی ریاست

چونکہ مسلمانوں کی ملکیت ہوتی ہے۔لہذا یہاں غیر مسلموں کو حق عبادت حاصل نہیں ہے۔ جبکہ فقہاء کا دوسرا گروہ اس نقطہ نظر کا قائل ہے کہ امن و امان سے متعلقہ چند آداب و شروط کے ساتھ غیر مسلموں کو اسلامی ریاست میں یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنے فرائض عبودیت سر انجام دے سکتے ہیں۔زیر نظر مسئلہ کی متنوع جہات کو سامنے رکھتے ہوئے شریعت کی نصوص اور فقہاء کے اجتہادات پر غور و فکر کیا جائے تو یہی موقف راجح معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست میں بسنے والے تمام غیر مسلموں کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے اعتقادات کے مطابق اپنی عبادات کر سکتے ہیں۔عصر حاضر کے تناظر میں اگر اسلامی ریاست کی عوام کو دیکھا جائے تو ایک نئی صورتحال سامنے آتی ہے۔فی زمانہ تمام ریاستیں مخلوط معاشروں پر مبنی ہیں۔اس دور میں اسلامی ریاست میں بسنے والی اکثر غیر مسلم عوام مستأمنین کے تحت آتی ہے۔اسلامی معاشروں میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم، غیر مفتوح اقوام کے طور پر آزادانہ حیثیت سے زندگی بسر کرتی ہیں۔اس لیے جب مفتوح غیر مسلم عوام کو مخصوص آداب و شرائط کے ساتھ اظہار شعائر و اصوات کی اجازت ہے تو ان کو بالاولی اجازت ہونی چاہیے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابن ابی شیبہ ،ابو بکر عبداللہ بن محمد،المصنفف الاحادیث و الاثار،رقم الحدیث: ۳۲۹۸۲مکتبۃ الرشد، الریاض، ۱۴۳۰ھ

۲. الکاسانی، ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ۱۱۳/۷ ،دارالکتب العلمیۃ،بیروت،۱۴۰۲ھ

۳. ایضا

۴. البھوتی، منصور ابن یونس، کشاف القناع عن متن الاقناع ۳۴۹/۸، دار عالم الکتب،س.ن

۵. البھوتی، منصور ابن یونس، کشاف القناع عن متن الاقناع ۳۴۹/۸، دار عالم الکتب،س.ن

۶. الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البیوع ،باب قتل الخنزیر، رقم الحدیث:۵۶۰۸ ،دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، ۱۴۱۹ھ

۷. الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب اللباس،باب نقض الصور ، رقم الحدیث:۵۶۰۸.

۸. الجامع للترمذی، کتاب تفسیر القران عن رسول اللہ،باب ومن سورۃ التوبہ ، رقم الحدیث: ۳۰۲۰دار السلام للنشر والتوزیع ،الریاض، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ

۹. المسند لإمام احمد ، رقم الحدیث: ۲۲۳۶۱ ، دار الفکر، بیروت، س.ن

۱۰. الشربینی، محمد بن احمد الخطیب، مغنی المحتاج الی معرفۃ الفاظ المنھاج ۲۶۱/۱۷، دار الکتب العلمیۃ،بیروت،۱۴۱۶ھ

۱۱. ایضا

۱۲. بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،۱۱۴/۷ .

۱۳. زیدان، عبد الکریم، احکام الذمیین والمستامنین ، بیروت، مکتبہ القدس،۱۹۸۲ء ص۸۸

۱۴. ایضا

۱۵۔ ابو یوسف کتاب الخراج،ص۱۴۶، داراحیاء التراث العربی، بیروت،۱۴۰۵ھ۔

۱۶۔ ابو یوسف، کتاب الخراج،ص۱۴۷۔

۱۷۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، سیاسی وثیقہ جات،ص۳۰۴،مجلس ترقی ادب، لاہور،۱۹۶۰ء۔

۱۸۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ۷/۱۱۴ .
۱۹ . البھوتی، منصور بن یونس، کشاف القناع ،۸/۳۴۹.
۲۰ . البجیرمی سلیمان بن محمد، حاشیة البجیرمی علی المنهاج، ۱۵/۴۳۹،دار الفکر،بیروت،۱۴۱۵ھ
۲۱ . احمد الصاوی ،بلغة السالک ۲/۲۰۳،دار المعارف،بیروت،س.ن.
۲۲ . الخرشی ،محمد بن عبدالله ،منح الجلیل شرح مختصر خلیل ،۶/۱۵۰ ،دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۰ھ
۲۳ . محمد بن احمد، ،منح الجلیل شرح مختصر خلیل ،۶/۱۵۰ .
۲۴ . حاشیة الجیرمی :۱۵/۴۳۹.
۲۵ . بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ۶/۱۱۳ .